6962 ـ میت کو غسل دینے والا خود بھی غسل کرے

سوال

کیا میت کو غسل دینے والے کے لیے نماز جنازہ کی ادائیگی سے قبل لباس کی تبدیلی یا غسل کرنا واجب ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اہل علم کے اقوال میں سے صحیح قول یہی ہے کہ میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے، واجب نہیں.

یہ قول ابن عباس، ابن عمر، اور ام المومنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہم، اور حسن بصری، ابراہیم نخعی، اور امام شافعی، امام احمد، اسحاق، اور ابوثور ابن منذر، اور اصحاب الرائے رحمہ اللہ تعالی عنہم کا ہے، اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی نے اسے ہی راحج قرار دیا ہے.

دیکھیں: سنن الترمذی (3 / 318) اور المغنی لابن قدامۃ المقدسی (1 / 134).

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اور میت کو غسل دینے والے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے میت کو غسل دیا وہ غسل کرے، اورجس نے اسے اٹھایا وہ وضوء کرے"

ابو داود (2 / 62 ـ 63) سنن ترمذی (2 / 132).... اس کے بعض طرق حسن اور بعض صحیح اور مسلم کی شرط پر ہیں...

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے " التھذیب السنن" میں گیارہ طرق ذکر کرنے کے بعد کہا ہے: یہ سب طرق اس بات کی دلیل ہیں کہ یہ حدیث محفوظ ہے"

میں کہتا ہوں:

ابن القطان نے اسے صحیح قرار دیا ہے، اور اسی طرح ابن حزم رحمہ اللہ تعالی نے بھی المحلی (1 / 250) اور (2 /

23 ـ 25) اور حافظ رحمہ اللہ تعالی نے " التلخيص" (2 / 134 طبع المنيرية) میں، اور ان کا کہنا ہے: اس کا کم از کم حال یہ ہے کہ یہ حسن ہو گی.

اور ظاہری امر وجوب کا فائدہ دے رہا ہے، لیکن ہم دو موقوف حدیثوں – جن کا حکم مرفوع جیسا ہے – کی بنا پر اس کے قائل نہیں:

پہلی حدیث:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" تم اپنی میت کوغسل دو تو اس میں تم پر غسل نہیں، کیونکہ تمہاری میت نجس نہیں، تمہارے لیے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے ہاتھ دھو لو"

اسے حاکم نے (1 / 386) اور بیہقی نے (3 / 398) روایت کیا ہے..

پھر میرے نزديك راجح یہ ہے اور صحیح یہی ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے، جیسا کہ میں سلسلة الضعيفة (6304) میں تحقیق کے ساتھ بیان کیا ہے.

دوسری حدیث:

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کاقول ہے:

" ہم میت کو غسل دیا کرتے تو ہم میں سے کچھ غسل کرتے، اور کچھ غسل نہ کرتے تھے"

اسے دار قطنی (191) اور خطیب نے التاریخ (5 / 424) میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے، جیسا کہ حافظ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے، اور خطیب رحمہ اللہ تعالی نے ان سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو اس حدیث کے لکھنے پر ابھارا. اھ

دیکھیں: احکام الجنائز للالبانی (71 ـ 72).

اور مستقل فتوی کیمٹی سعودی عرب اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسے ہی راجح قرار دیا ہے.

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (1 / 318) اور الشرح الممتع (1 / 295).

اور رہا مسئلہ لباس تبدیل کرنے کا تو سنت نبویہ میں اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی، نہ تو یہ واجب ہے، اور نہ ہی

مستحب ہے.

واللہ اعلم .